جلد ۵۴/۱۹ | ۳ شہادت ۱۳۴۴ ہش ۳۰ ذیقعد ۱۳۸۴ھ ۳ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ اپریل بوقت ۸ بجے صبح محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ـ

کل دوپہر کے بعد حضور کو بے چینی کی زیادہ تکلیف ہو گئی۔ اگر رات آرام سے گزری۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا یا استغفر اللہ کہہ دینا کافی نہیں ہے

خدا تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اسی لئے بار بار یہی حکم دیا ہے کہ اعمال صالحہ بجا لاؤ

"انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا استغفر اللہ کہہ دینا ہی کافی ہے مگر یاد رکھو زبانی لاف و گزاف کافی نہیں خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ استغفر اللہ کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عمل درآمد بھی کرے لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے جب تک دل اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں بلکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآن شریف یا استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے۔ اس لئے بار بار یہی حکم دیا کہ اعمال صالحہ کرو جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے۔ لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا۔ مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لئے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔ جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشا نہیں وہ تو عمل چاہتا ہے۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ـ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرم فضل الرحمٰن صاحب پراچہ آف سرگودہا نے فضل عمر ہسپتال کے لئے مبلغ دو ہزار روپے کی رقم بطور عطیہ بھجوائی تھی جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مکرم پراچہ صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین"۔

○ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا کانووکیشن (سالانہ جلسہ تقسیم اسناد) ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار دس بجے صبح منعقد ہوگا۔ جن طالبات نے ڈگری حاصل کرنی ہے ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ریہرسل میں حاضر ہوں۔ وہ اگر گاؤن اور ہڈ کا انتظام کالج سے کروانا چاہتی ہوں تو براہ کرم ۶ اپریل تک اس کی اطلاع دیں ؛

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

○ فرسٹ ایڈ سے واقف ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے مگر افسوس ہے کہ اس کی اہمیت کے باوجود اس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی جا رہی۔ مجالس انصار اللہ اپنی اپنی مجلس کے ارکان کا اس سلسلہ میں جائزہ لیں اور جو احباب اس سے واقف نہیں انہیں فرسٹ ایڈ سکھانے کا انتظام کریں اور اس سے قیادت ہذا کو مطلع فرمائیں ؛

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ لاہور ۲ اپریل محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب ابن حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی کا مورخہ ۲۰ مارچ کو میو ہسپتال لاہور میں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر اپریل ۶۵ء

مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد

جو لوگ اللہ تعالےٰ کو نہیں مانتے ان کو تو خیر جانے دیجئے۔ ایسے لوگوں کے لئے بڑے بڑے سائنسدانوں نے بھی کتب تصنیف کی ہیں اور بڑے بڑے دلائل مہیّا کئے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں ایک ریاضی دان نے ریاضی کے اصول سے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایک نہایت محکم دلیل قائم کی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ اگر ہم دس پرچیوں پر ایک سے لے کر دس تک ہندسے لکھ کر کسی برتن میں ڈال دیں اور پھر ایک ایک کر کے نکالیں تو ہندسوں کی ترتیب کے ساتھ یعنی ایک دو تین علیٰ ہذا القیاس دس تک پرچیوں کے نکلنے کا چانس بہت کم ہے۔ اس سے اس فاضل ریاضی دان نے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر دنیا کی ساخت کو مختلف عناصر کے اتفاقی ملنے پر قیاس کیا جائے تو ایسا اتفاق بالکل ناممکن ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ دنیا محض اتفاق سے ظہور میں آگئی ہے غلط ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کوئی ایسا وجود موجود ہے جس نے سوچ سمجھ کر عناصر کو پوری پوری مقدار کے ساتھ ترتیب دے کر کائنات کو بنایا ہے۔

یہ دلیل بڑی وقیع ہے اور قرآن کریم نے بھی اس دلیل کو پیش کیا ہے لیکن اگر ہم غور کریں کہ یہ دلیل صرف ایسے وجود کے "ہونا چاہیئے" تک ہی ہمیں پہنچاتی ہے۔ اسی لئے ایسی دلیل ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالےٰ کے وجود کے قائل نہیں ہیں صرف ناکافی ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ یعنی منکر خدا کو خدا کے "ہونا چاہیئے" کے یقین تک ہی پہنچاتی ہے۔ لہذا یہ دلیل صرف ایک حد تک ہی کامیاب دلیل ہے۔

اس تجربہ اور مشاہدہ کے زمانہ میں کوئی شخص اس دلیل سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک سائنسدان بعض کوائف کی موجودگی کی وجہ سے ایک نظریہ بناتا ہے مثلاً وہ یہ نظریہ بناتا ہے کہ آکسیجن اور نائٹروجن کو کسی خاص ترکیب سے ملایا جائے تو پانی بن جانا چاہیئے۔ مگر مکمل یقین نہیں ہوتا۔ اس مفروضہ کو لے کر وہ دونوں گیسوں کو مختلف طریقوں سے ملانے کیلئے ایسے تجربات کرتا ہے کہ آخر میں وہ پانی بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر اس کو حق الیقین حاصل ہو جاتا ہے کہ ان دو گیسوں کے ملانے سے پانی بن جاتا ہے۔ اب اس کے دل میں کوئی تذبذب باقی نہیں رہتا۔ سائنس نے آج تک جو ترقی کی ہے وہ تجربہ اور مشاہدہ کے اصول پر چل کر ہی کی ہے۔ اگر نظریات کو تجربہ اور مشاہدہ کی کٹھالی میں نہ ڈالا جاتا تو سائنس ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتی۔ قدیم زمانے اور موجودہ زمانے کے سائنسدانوں میں یہی فرق ہے کہ قدیم سائنسدان محض نظریات تک ہی رہتے تھے اور ایک نظریہ سے دوسرا نظریہ پیدا کرتے رہتے تھے۔ اور جو تجربات وہ کرتے بھی تھے ان میں متعین طریق کار کا فقدان ہوتا تھا۔ اس لئے وہ سائنس کو نرا فلسفہ بنا کر ہی مطمئن ہو گئے تھے۔ مگر دَورِ جدید میں سائنسدانوں نے ہر نظریہ کو تجربہ اور مشاہدہ کی کٹھالی میں ڈال کر حقیقت کو معلوم کیا ہے اس لئے وہ ترقی کرتے چلے گئے ہیں اور آج یہ عالم ہے کہ وہ اجرامِ فلکی پر بھی کمندیں ڈالنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ چنانچہ چاند پر نشانہ لگانے میں کامیاب ہو گئے ہیں انہیں خلا میں تیرنا آگیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ کسی چیز سے فائدہ اٹھانے کے لئے صرف نظریہ کافی نہیں ہے بلکہ اس چیز کے کوائف پر حق الیقین پیدا کرنے ہی سے انسان حقیقی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور حق الیقین بجز تجربہ اور مشاہدہ کے پیدا نہیں ہو سکتا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ پر اتنا ہی ایمان کافی ہے کہ کوئی اس کائنات کا بنانے والا ہونا چاہیئے کیونکہ ایسا پُر حکمت کارخانہ بغیر کسی صاحبِ دماغ کے وجود میں نہیں آسکتا اور محض عناصر کے قوی اتفاق سے مل کر اشیاء قدرت پیدا نہیں کر سکتے۔ کیا اتنا ایمان کافی ہے۔ کیا انسان اللہ تعالےٰ کے متعلق اتنا جان لینے سے کہ کوئی ایسا وجود ہونا چاہیئے پوری طرح مطمئن ہو سکتا ہے؟

جب ہم معمولی معاملات میں حق الیقین پیدا کئے بغیر علم حاصل نہیں کر سکتے اور مطمئن نہیں ہوتے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کے متعلق بھی ہم اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک ہم "ہونا چاہیئے" کے مقام سے بلند ہو کر "ہے" کے مقام تک نہ پہنچ جائیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم اللہ تعالےٰ کے وجود پر اسی طرح حق الیقین پیدا کر سکتے ہیں جس طرح دو گیسوں سے پانی بنا کر حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کیا ہم اللہ تعالےٰ پر حق الیقین پیدا کرنے کے لئے تجربہ اور مشاہدہ کا اصول زیرِ عمل لا سکتے ہیں۔ اس کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ہاں" میں دیا ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی بنیادی غرض ہی یہ ہے کہ آپؑ اللہ تعالےٰ کے وجود کا ایسا ثبوت پیش کریں جس سے انسان کو اللہ تعالےٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا ہو۔ اسی طرح کا حق الیقین جس طرح ہم سیب کو دیکھ کر چکھ اور سونگھ کر جان جاتے ہیں کہ یہ واقعی سیب ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اسی طریق پر خدا نے جو مجھے مامور کیا ہے اور میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ مَیں دنیا کو دکھا دوں کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے اور یہ بات کہ محض اس یقین ہی سے انسان پاک زندگی بسر کر سکتا ہے اور گناہ کی موت سے بچ سکتا ہے ایسی صاف ہے جس کے لئے ہم کو منطقی دلائل کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ خود انسان کی فطرت اور روزمرّہ کا تجربہ اور مشاہدہ اس کے لئے زبردست گواہ ہیں کہ جب تک یہ یقین کامل نہ ہوگا کہ خدا ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے کوئی اور حیلہ کسی صورت میں کارگر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن اشیاء کی تاثیرات کی عمدگی کا ہم کو علم ہے ہم کیسے دوڑ دوڑ کر ان کی طرف جاتے ہیں اور جن چیزوں کو اپنے وجود کے لئے خطرناک زہر ہیں سمجھتے ہیں اُن سے کیسے بھاگتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھو اس جھاڑی میں اگر ہمیں یقین ہو کہ سانپ ہے تو کیا کوئی بھی ہم میں سے ہوگا جو اس میں اپنا ہاتھ ڈالے یا قدم رکھ دے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر کسی بل میں سانپ کے ہونے کا معمولی وہم بھی ہو تو اس طرف سے گزرتے ہیں ہر وقت مضائقہ ہوگا۔ طبیعت خود بخود اس طرف جانے سے رُکے گی۔ ایسا ہی زہروں کی بابت جب ہمیں علم پڑتا ہے مثلاً اسٹرکنیا ہے کہ اُس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو کیسے اس سے بچتے اور ڈرتے ہیں۔ ایک محلہ میں طاعون ہو تو اس سے بھاگتے ہیں اور وہاں قدم رکھنا آتشیں تنوُر میں گرنا سمجھتے ہیں۔ اب وہ بات کیا ہے جس نے دل میں خوف اور ہراس پیدا کیا ہے کہ کسی صورت میں بھی دل اس طرف کا ارادہ نہیں کرتا۔ وہ وہی یقین ہے جو اس کی مُہلک اور مضر تاثیرات پر ہو چکا ہے۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں ہم دے سکتے ہیں اور یہ ہماری زندگی میں روزمرّہ پیش آتی ہیں۔

اب یہ بحثیں کہ گناہ سے بچنے کا یہ ذریعہ ہے یا فلاں حیلہ ہے بالکل بیہودہ اور بے مطلب ہیں۔ کیونکہ جب تک الٰہی تجلّیات کے رعب اور گناہ کی زہر اور اس کے خطرناک نتائج کا پورا علم نہ ہو، ایسا علم جو یقینِ کامل تک پہنچ گیا ہو گناہ سے نجات نہیں ہو سکتی۔"

یہ ایک خیالی اور ایک بالکل بے معنی بات ہے کہ کسی کا خون گناہ سے پاک کر سکتا ہے۔ خون یا خودکشی کو گناہ سے کیا تعلق؟ وہ گناہ کے زائل کرنے کا طریق نہیں۔ ہاں اس سے گناہ پیدا ہو سکتا ہے اور تجربہ نے شہادت دی ہے کہ اس مسئلہ کو مان کر کہاں سے کہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔

مَیں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ گناہ سے بچنے کی سچی فلاسفی یہی ہے کہ گناہ کی ضرر دینے والی حقیقت کو پہچان لیں اور اس بات پر یقین کر لیں کہ ایک زبردست ہستی ہے جو گناہوں سے نفرت کرتی ہے اور گناہ کرنے والے کو سزا دینے پر قادر ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

(باقی)

دُعائے مغفرت

میرے چچا زاد بھائی سید محمد حسین صاحب مرحوم کا چھوٹا لڑکا عزیزم سید شریف احمد عین جوانی میں چند روز بیمار رہ کر ۱۲ر مارچ ۶۵ء کو بمقام گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ فوت ہو گیا ہے۔ احباب اس کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار
سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ
سیالکوٹ

خلائے بسیط میں تیرنے کی خصوصیات

کلٌ فی فلکٍ یسبحون کا عملی تجربہ

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

قرآن حکیم کے ہر ہر حرف میں اسرار پوشیدہ ہیں۔ آیت مندرجہ بالا میں فرمایا کہ ہر کرہ اپنے اپنے دائرہ فلک میں تیر رہا ہے سبح کا لفظ چونکہ کسی لطیف چیز میں تیرنے پر بولا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب اجرام کسی فضا میں تیر رہے ہیں۔ جس میں تیرنے کی ساری خصوصیات اور پوری کیفیات موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"قرآن حکیم نے آسمانوں کو اگرچہ نرا پول تو نہیں ٹھہرایا لیکن اس سماوی مادہ کو جو پول کے اندر بھرا ہوا ہے صلب اور کثیف اور معتسر الخرق مادہ بھی قرار نہیں دیا۔ بلکہ ہوا اور پانی کی طرح نرم اور کثیف مادہ قرار دیا۔ جس میں ستارے تیرتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ کلٌ فی فلکٍ یسبحون ... (پس یہ) درست نہیں ہے کہ آسمانوں سے مراد صرف ایک خالی فضا اور پول ہے جس میں کوئی مخلوق مادہ نہیں۔"

اس بحث کے آخر میں فرماتے ہیں۔

"غرض سماوی وجود کو خدا تعالیٰ نے نہایت لطیف قرار دیا چنانچہ اس کی تشریح میں یہ آیت اشارہ کر رہی ہے۔ کلٌ فی فلکٍ یسبحون۔ یعنی ہر ایک ستارہ اپنے اپنے آسمان میں تیر رہا ہے ..... سماوی وجود ..... نہایت لطافت اور بساطت میں پڑا ہونے کی وجہ سے غیر مرئی ہے یعنی نظر نہیں آ سکتا۔"

آج جبکہ انسان نے پہلی دفعہ فضا میں قدم رکھا ہے۔ دنیا پر یہ منکشف ہوا کہ جو سما میں تیرنے کی خصوصیت اور کیفیت پورے طور پر موجود ہے۔ روسی خلاباز جہاز سے نکل کر فضائے بسیط میں سطح کی طرح تیرتا رہا۔ روسی خلابازوں اور سائنسدانوں کے بیانات درج ذیل ہیں۔

۱۔ کرنل الکسی لیونوف نے ایک بیان میں جو ان کی کامیاب پرواز کے فوراً بعد جاری کیا گیا۔ بتایا ہے کہ میں بیس منٹ تک خلا میں سیر کرتا رہا۔ میں نے کرہ ارض کو ایک خوبصورت سیارہ کی شکل میں دیکھا۔ میں نے فضائے بسیط میں طرح طرح کی روشنیوں کو تیرتے دیکھا میں نے گہرے نیلے اور گہرے فیروزی رنگ میں خود کو غسل کرتے دیکھا۔ اور خود کو جادو کی دنیا میں محسوس کیا۔ میں اپنے خلائی طیارہ سے ۵ میٹر کے فاصلہ پر بڑے مزے سے تیرتا رہا۔

۲۔ تاس نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کرنل لیونوف بیس منٹ تک اپنے خلائی جہاز کی کیبن سے باہر رہے۔ اور اس عرصہ میں دس منٹ تک خلائے بسیط میں پرواز کی۔ پانچ پانچ منٹ کے دو وقفوں میں پرواز کے بعد جس کی کیفیت پانی میں تیرنے کی طرح تھی۔ وہ اپنے جہاز پر واپس آ گئے۔

۳۔ خلاباز لیونوف جہاز سے اترتے ہی پانچ گز جہاز سے بلندی پر خلا میں معلق ہو گئے۔ ٹیلی ویژن پر یوں نظر آ رہا تھا۔ جیسے وہ سمندر میں تیر رہے ہوں۔ کچھ دیر خلا میں غوطے لگانے کے بعد وہ جہاز پر واپس آ گئے

۴۔ روسی خلاباز لیونوف کے اپنے تاثرات یہ ہیں۔ کہ میں کرہ ارض سے تین سو میل کی بلندی پر خلائے بسیط میں سطح کی طرح تیر کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

۵۔ روس کے ایک ایسے سائنسدان نے جس نے روسی خلائی جہاز کا ڈیزائن تیار کیا تھا اپنے بیان میں کہا ہے۔ کرنل لیونوف کی تیراکی بالکل ویسی ہی ہے۔ جیسی کوئی شخص ملاح بننے سے پہلے شناوری کی مشق کرے۔ جس طرح ملاحوں کے لئے سمندر میں تیرنے کی مشق ضروری ہے۔ اسی طرح خلابازوں کے لئے خلا میں شناوری کی مشق ضروری ہے۔ تاکہ خلاباز انجینئر دوسرے خلائی جہازوں کی مرمت کے لئے تیر کر پہنچ سکے۔ یا دوسرے خلائی مسافروں کو طبی امداد دے سکے۔

۶۔ روس کے ایک سابق خلاباز نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا۔ مستقبل کے خلائی شناور اسی طرح آزادی سے شناوری کریں گے جس طرح سمندر میں ملاح تیرتا ہے۔

یہ بیانات جو کہ گزشتہ ہفتہ کے اخبارات سے اخذ کئے گئے کلٌ فی فلکٍ یسبحون کے عملی تجربہ پر مشتمل ہیں۔ کرہ ارض سے نکل کر جب خلائے بسیط میں قرآن حکیم کو دیکھا گیا تو اس کی صداقت اسی طرح درخشندہ تھی۔ جس طرح کرنل لیونوف نے پہلے سے کئی گنا زیادہ سورج کو درخشندہ اور تاباں پایا ہے

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

۴ اپریل کو "یومِ مسیح موعود" منایا جائے

فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سال یوم مسیح موعود ۴ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار منایا جائے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کئے جاویں اور رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے۔

تبدیلی تاریخ کے سلسلہ میں جماعتوں پر واضح ہو کہ حضور کا ارشاد ہے "میں تو اس کا قائل ہی نہیں کہ کسی خاص دن کو منایا جائے غرض تو یہ ہے کہ بات کو یاد رکھا جائے"۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جماعت ہائے احمدیہ میں حافظ کلاسز کا اجراء

گزشتہ سال مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد نے دس جماعتوں کا انتخاب کیا تھا۔ جن میں حافظ کلاسز کا اجرا کرنا تھا۔ چنانچہ نظارت ہذا کی تجویز کے مطابق صدر انجمن نے جماعت ہائے گنج کراچی۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ باغ پشاور۔ گھسیٹ پورہ۔ کھاریاں۔ چک ۵۲ اشمالی۔ اوکاڑہ میں حافظ کلاسز کی منظوری دے دی۔ جون ۱۹۶۴ء سے کلاسز جاری ہیں۔ سوائے راولپنڈی اور باغ (آزاد کشمیر) کے باقی جماعتیں حافظ کلاسز چلا رہی ہیں۔ نصف خرچ مرکز برداشت کرتا ہے اور نصف مقامی جماعت دو حافظ کلاسز کی گنجائش ہے۔ جماعت ہائے چک ۱۶۶ مراد۔ احمد آباد۔ جہود چک۔ منٹگمری۔ منڈی بہاؤالدین۔ روڈا میں سے اگر کوئی جماعت نصف خرچ اور کم از کم پانچ طلباء کا یقین دلائے۔ تو نظارت ان کی منظوری کے لئے صدر انجمن میں رپورٹ کر سکتی ہے۔ مجلس عاملہ کی منظوری سے ایسی اطلاعات اپریل ۱۹۶۵ء کے پہلے ہفتہ تک نظارت ہذا میں موصول ہو جانی چاہئیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایمان کی حقیقت

مکرم محمد عیسےٰ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

(قسط نمبر ۲)

حضرت حسن بصریؒ کا صحابہ کرامؓ کے بارہ میں ایک قول ہے

کانّھم رای العین

یعنی صحابہؓ کی صحبت میں بیٹھنے سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا جو غیبی حقیقتیں صرف ہمارے سماع تک موقوف ہیں اور جن کا ذکر قرآن کریم میں پڑھا ہے ان کو گویا ان لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسلام کے عقائد پر انہیں جس قسم کا یقینِ کامل حاصل تھا اس بارہ میں قرآن مجید نے بھی ان کے حق میں شہادت دی ہے۔ فرمایا:۔

لاتجد قومًا یومنون باللہ
والیوم الاٰخر یوادّون
من حاد اللہ ورسولہٗ
ولو کانوا اٰبائھم او
ابنائھم او اخوانھم
وعشیرتھم اولٰئک
کتب فی قلوبھم الایمان
وایدھم بروحٍ منہ
۔۔۔ رضی اللہ عنھم
ورضوا عنہ ۔۔۔۔
انّ حزب اللہ ھم المفلحونؐ

(مجادلہ آیت ۲۳)

تو ایسی کوئی قوم نہ پائے گا جو خدا تعالیٰ اور یومِ آخر پر بھی ایمان لاتی ہو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی شدید مخالفت کرنیوالے سے بھی محبت رکھتی ہو۔ خواہ ایسے لوگ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا اُن کے خاندان میں سے ہوں۔ یہی مومن ہیں جن کے دلوں میں خدا تعالےٰ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر اُن کی مدد کی ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔۔۔۔ وہ اللہ کا گروہ ہیں اور اللہ تعالےٰ کا گروہ ہی کامیاب ہوُا کرتا ہے۔

اس کے ثبوت میں جب ہم تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو اس ضمن میں بیشمار واقعات ملتے ہیں جن سے صحابہ کرامؓ کے ایمان کی حقیقت آشکار ہوتی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بیٹے عبدالرحمٰنؓ جو غزوہ اُحد کے بعد ایمان لائے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک دن آپ سے کہنے لگے کہ آپ ایک مرتبہ جنگ میں میری زد میں تھے لیکن اِس خیال سے کہ آپ میرے باپ ہیں میں نے آپ پر وار نہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جواب دیا خدا کی قسم اگر تم میری زد میں آ جاتے تو میں تم کو ضرور قتل کر دیتا۔ کیونکہ اس وقت تم خدا کے رسولؐ سے جنگ کرنے کے لئے آئے تھے۔

ایمان کی دولت حاصل کرنے کے لئے جو قربانیاں صحابہؓ نے دیں اور جو تکالیف برداشت کیں اور پھر ان تکالیف کے نیچے جو ایمانی قوت انہوں نے دکھائی اور استقامت اور صبر کا نمونہ دکھلایا مذہبی دنیا ایسی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ذرا اس ایمان پر غور فرمایئے جب حضرت عمّار بن یاسر اور ان کے والد اور والدہ جو ضعیف العمری کی وجہ سے ناتواں اور کمزور تھے لیکن قوتِ ایمان میں ایسے مقام پر تھے کہ کفّارِ مکّہ سارے خاندان کو ایک خدا پر ایمان لانے کی وجہ سے تختۂ مشق بنا رہے تھے لیکن ان کے پائے ثبات میں فرق نہ پڑا بلکہ اس سے بڑھ کر انہوں نے حضرت عمارؓ بن یاسر کی والدہ کو شہید کر دیا اُس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوُا تو آپکی اس قوتِ ایمان کو دیکھ کر فرمایا:۔

"اے خاندان یاسرؓ تمہارا ٹھکانا جنت ہے"۔

(مستدرک جلد ۳ صـ ۳۸۳)

بعض اوقات مال کی محبت بھی انسان کو دین کے بارہ میں غافل کر دیتی ہے لیکن آنحضرت صلعم کے صحابہؓ کو دیکھئے کہ حضرت صہیبؓ جو مالدار تھے مکّہ سے ہجرت کے لئے نکلتے ہیں۔ کفار مزاحمت کرتے ہیں کہ یہ مال تم نے یہاں کمایا ہے اس کو لے جا نہیں سکتے تو آپ وہ مال اُن کے حوالے کر کے اپنے ایمان پر حرف نہیں آنے دیتے اور سیدھے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضورؐ بھی حضرت صہیبؓ کے اس سودے کو دیکھ کر فرماتے ہیں:۔

"اے صہیب تو نے اچھی تجارت کی ہے"۔

(ابن ہشام صـ ۱۲۱)

حضرت بلالؓ سے ایمان کا زیور چھیننے کے لئے اُن کا آقا امیہ بن خلف آپ کو تپتی ہوئی ریت جلتے ہوئے سنگ ریزوں پر لٹا کر تکالیف دیتا ہے لیکن اس فدائی رسولؐ کی زبان سے احد احد کے کلمات ہی نکلتے ہیں۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ جب خانہ کعبہ میں اپنے اسلام کا اظہار کرتے ہیں تو اُن پر کفار ہر طرف سے ٹوٹ پڑتے ہیں اور مارتے مارتے زمین پر لٹا دیتے ہیں۔

(مسلم کتاب المناقب خصائل حضرت ابو ذر غفاری)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کا چچا رسیوں سے باندھ کر مارتا ہے لیکن آپ کا ایمان متزلزل نہیں ہوتا۔

غرضیکہ ایسی اذیتوں کے علاوہ کفار صحابہؓ کو بیڑیاں پہنا کر دھوپ میں پھینک دیتے۔ رسّہ گلا میں ڈال کر گلیوں میں گھسیٹتے بھوکا پیاسا رکھتے۔ گرم لوہا اُن کے بدنوں پر رکھتے اور ایسے ایسے ذرائع سے اُن کو ایذا دیتے کہ اُن کا ذکر کرتے ہوئے آج بھی بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے لیکن عزم و ثبات کے یہ پیکر اپنے ایمان میں ترقی ہی کرتے چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی قصیدہ میں صحابہؓ کے ایمان کا نقشہ جو تکالیف اور مصائب برداشت کر کے انہوں نے دکھایا اس طرح کھینچتے ہیں ؎

قد اٰثروک وفارقوا اُحبابھم
وتباعدوا من حلقۃ الاخوان

انہوں نے تجھے اختیار کیا اور اپنے دوستوں سے جُدا ہو گئے۔ اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دوری اختیار کر لی۔

قد ودّعوا اھواءھم ونفوسھم
وتبرّؤا من کلّ نشب فان

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو الوداع کہہ دیا اور ہر قسم کے فانی مال و منال سے بیزار ہو گئے۔

قد ھاضھم ظلم الاناس وضیمھم
فتثبّتوا بعنایۃ المنّان

مخالف جماعتوں کے ظلم و ستم نے انہیں پیس ڈالنے کی کوشش کی مگر وہ خدائے محسن کی عنایت سے ثابت قدم رہے۔

نھب اللئام نشوبھم وعقارھم
فتھلّلوا بجواھر الفرقان

ذلیل اور کمینہ اوباشوں نے ان کے مال اور ان کی جائداد لوٹ لی۔ پھر قرآن کے موتیوں سے اُن کے چہرے چمک اٹھے۔

فدم الرّجال لصدقھم فی حبّھم
تحت السّیوف اریق کالقربان

سو ان مردوں کے خون ان کی خلوص محبت کے باعث تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہائے گئے۔

اسلام اور بانیٔ اسلام پر اہلِ یورپ نے ہزاروں اعتراضات کئے ہیں۔ لیکن صحابہ کرامؓ کے ایمان کی حالت اور ان کے صبر و استقامت کی داد اہلِ یورپ نے بھی دی ہے۔

چنانچہ ایک عیسائی مؤرخ لکھتا ہے:۔

"عیسائی اس بات کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کے مسائل نے وہ درجہ نشہ دینی کا آپ کے پیرؤوں میں پیدا کیا جس کو عیسیٰ کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ جب عیسیٰ کو سولی پر لے گئے تو ان کے پیرو بھاگ گئے اور ان کا نشۂ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے پنجہ میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے۔ برعکس اِس کے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد آئے اور آپ کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈال کر کل دشمنوں پر غالب کر دیا"۔

(اپالوجی گاڈفری ہیگ۔ ترجمہ اردو صفحہ ۶۶، ۶۷ مطبوعہ بریلی بحوالہ اسوہ صحابہ جلد اوّل صـ ۲۹)

المناک صدمے اور درخواستِ دعا

میرے دادا جان مکرم میاں اللہ بخش صاحب آف تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ جو مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کے والد تھے لاہور میں ۲۹ اور ۳۰ مارچ کی درمیانی شب کو انتقال فرما گئے ہیں۔ ۳۰ مارچ کو صبح ۱۰ بجے لاہور میں ان کا جنازہ مکرم قاضی محمود احمد صاحب صدر حلقہ نیلا گنبد نے پڑھایا۔ بعد ازاں انکی نعش کو بذریعہ ٹرک ربوہ لے جایا گیا جہاں بعد نماز عصر مسجد مبارک کے احاطہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے ان کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

اس سے قبل ان کے چھوٹے بھائی مکرم میاں امام الدین صاحب جو محمد صادق صاحب فورمین نصرت آرٹ پریس کے والد تھے ۱۵ مارچ کو ربوہ میں وفات پا گئے تھے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

ہمارے ان دونوں بزرگوں نے محمد یعقوب صاحب جو ۲۷/۱/۶۵ کو کیڑے کی پھیری پر گئے اور آج تک ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا کے غم کی وجہ سے غیر معمولی صدمہ محسوس کیا جو جان لیوا ثابت ہوُا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان بزرگوں کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ ہمارے خاندان کے افراد ان پے درپے صدموں کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت ہمارے خاندان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد صدیق شاکر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ۔ لاہور)

جماعتِ احمدیہ کی چھیالیسویں مجلسِ مشاورت کی مختصر روداد

سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ پر غور۔ نمائندگانِ شوریٰ سے محترم صاحبِ صدر کا اختتامی خطاب

(اختتامی اجلاس۔ قسطِ دوم)

تحریکِ جدید کے بجٹ پر غور

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر غور مکمل ہونے کے بعد مجلسِ شوریٰ کے صدر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زیرِ ہدایت سب کمیٹی تحریکِ جدید کے صدر مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے بجٹ تحریکِ جدید کے متعلق کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔ تحریکِ جدید کا بجٹ خسارہ کا بجٹ تھا۔ اس میں ۳۵،۴۷،۹۲۰/- روپے کی متوقع آمد کے بالمقابل ۳۵،۸۲،۹۲۰/- روپے کا خرچ دکھایا گیا تھا۔ اس طرح متوقع خسارہ ۳۵ ہزار روپے بنتا تھا۔ سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس رائے کا اظہار کیا کہ بقایا جات کی وصولی کی مد میں بیس ہزار روپے کی جو رقم بجٹ میں رکھی گئی ہے وہ بہت کم ہے۔ جملہ جماعتوں کو چاہیئے کہ امسال گزشتہ تین سال کے بقایا جات کا کم از کم ایک تہائی یعنی ۶۷ ہزار روپیہ ضرور وصول کریں۔ اس طرح بقایا جات کی وصولی کی مد میں ۴۷ ہزار روپے کی ایزادی ہو سکتی ہے۔ اس ۴۷ ہزار روپے کی زائد آمد میں سے نہ صرف ۳۵ ہزار روپے کا خسارہ پورا ہو جائے گا بلکہ ۱۲ ہزار روپے کی رقم بچ رہے گی۔ سب کمیٹی نے مزید تجویز کیا کہ آمد بڑھانے کی غرض سے ۹ ہزار روپے تین نئے انسپکٹر رکھنے اور جماعتوں کی گرانٹ میں اضافہ کرنے پر خرچ کئے جائیں۔ اس طرح بارہ ہزار روپے کی بچت کم ہو کر تین ہزار روپے رہ جائے گی۔ سو گویا سب کمیٹی نے بقایا جات کی وصولی کی مد میں ۴۷ ہزار روپے کا اور خرچ میں ۹ ہزار روپے کا اضافہ کر کے مجموعی طور پر ۳۵،۹۴،۹۲۰/- روپے کی متوقع آمد اور ۳۵،۹۱،۹۲۰/- روپے کا خرچ منظور کرنے کی سفارش کی۔

سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد تحریکِ جدید کے بجٹ پر عمومی بحث ہوئی۔ جس میں مکرم شمس الدین اسلم صاحب پشاور، مکرم ہارون الرشید صاحب حافظ آباد، مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازی خاں، مکرم چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور، مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری لاہور۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی، مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب کنری، مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ، مکرم شمس الرحمٰن صاحب بیرسٹر ڈھاکہ۔ محترم علی محمد صاحب گکھانوالی، مکرم محمد اسحاق صاحب مظفر گڑھ، مکرم ضیاء الحق خاں صاحب رحیم یار خاں، مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید نے حصہ لیا اور آمد بڑھانے اور بیرونی ممالک میں تبلیغی جد و جہد کو اور زیادہ مؤثر بنانے کے سلسلہ میں بعض تجاویز پیش کیں۔

دورانِ بحث محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بجٹ میں یہ ترمیم پیش کی۔ کہ "دفتر دوم کی متوقع آمد ۲،۳۵،۰۰۰/- روپے سے بڑھا کر کم از کم ۲،۶۵،۰۰۰/- روپے کر دیجائے۔ وعدہ جات اس ایزادی کو جائز ثابت کرتے ہیں زائد آمد ریزرو میں رکھی جائے اور اگلے سال اس کے ساتھ ایک مزید مشن قائم کیا جائے"۔

بحث کے اختتام پر جب محترم صاحب صدر نے بجٹ کے متعلق نمائندگان شوریٰ کی مجموعی رائے طلب کی تو جملہ نمائندگان نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارش اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی ترمیم سے اتفاق کرتے ہوئے اس ترمیم کی رُو سے آمد میں مزید تیس ہزار روپے کے اضافہ کے بعد ۳۶،۲۴،۹۲۰/- روپے کی آمد اور ۳۵،۹۴،۹۲۰/- روپے کے اخراجات پر مشتمل بجٹ منظور کئے جانے کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ نیز انہوں نے اس تجویز سے بھی اتفاق کیا۔ کہ تیس ہزار روپے جو بجٹ کے طور پر حاصل ہوں انہیں ریزرو میں رکھا جائے۔

وقفِ جدید کا بجٹ اور اسے منظور کرنے کی سفارش

تحریکِ جدید کے بجٹ پر غور مکمل ہونے کے بعد محترم صاحب صدر نے سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و وقفِ جدید کے سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو بجٹ وقفِ جدید سے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ وقفِ جدید کا بجٹ ایک لاکھ ۷۰ ہزار روپے کی متوقع آمد اور اسی قدر متوقع خرچ پر مشتمل تھا۔ سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں بجٹ کو من و عن منظور کرنے کی سفارش کی۔ بجٹ پر بحث کے دوران مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی نے آمد بڑھانے کے سلسلے میں بعض تجاویز پیش کیں جس کے بعد محترم صاحب صدر نے بجٹ وقفِ جدید کے بارہ میں نمائندگان کی عمومی رائے طلب فرمائی۔ نمائندگان کی بہت غالب اکثریت نے سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ایک لاکھ ۷۰ ہزار روپے کا بجٹ من و عن منظور کرنے کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق رپورٹ

یکے بعد دیگرے صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے میزانیوں پر غور مکمل ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت نیز علاج کے انتظامات پر مشتمل رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے یہ بتانے کے بعد کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت میں بہتری کی طرف میلان کے کسی قدر آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے ہیں۔ احباب کو حضور ایدہ اللہ کا وہ رؤیا سنایا جس میں بتایا گیا ہے کہ حضور کی صحت کا دار و مدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے۔ آپ نے اس رپورٹ کو حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں اور صدقات جاری رکھنے کی پُر اثر تحریک پر ختم کیا۔

اس موقع پر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضور کی صحت کے لئے جماعت کراچی کی طرف سے اڑھائی صد روپیہ دینے کا اعلان کیا۔ محترم صاحبِ صدر نے فرمایا۔ دیگر دوست بھی جو صدقہ کی اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی رقوم مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس جمع کرائیں۔

صاحبِ صدر کا اختتامی خطاب

بعدہٗ محترم صاحبِ صدر نے نمائندگانِ شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے ایک معیار مقرر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ:۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے"۔

چنانچہ اس معیار کے مطابق حضور علیہ السلام نے تمام خیر و برکت اور تمام یمن و سعادت اس بات میں سمجھی اور فی الواقعہ اپنی ساری زندگی اس کوشش میں گزاری کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اسی ایک غرض کے ماتحت آپ نے اپنے متبعین سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد لیا۔ اور خود بھی دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اسلام کی حمایت میں زبردست قلمی جہاد کیا اور غلبہ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ ان دعاؤں میں سے دو دعائیں آپ ہمیشہ کیلئے کر گئے ہیں۔ یہ دو دعائیں قیامت تک چلتی چلی جائیں گی۔ ان میں سے ایک منفی دعا ہے اور ایک مثبت۔ منفی دعا یہ ہے کہ:۔

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آں کہ او را فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

یعنی اے خدا اُس سیاہ دل کو کبھی خوش نہ کر جو جس کو احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کچھ فکر نہ ہو۔

اس کے برعکس دائمی مثبت دعا یہ ہے کہ:۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

یعنی اے خداوند کریم سینکڑوں مہربانیاں اُس شخص پر کر جو دین کا مددگار ہے اور اگر اُس پر کوئی آفت آئے تو اسے اپنے فضل سے تُو خود ہی ٹال دے۔

یہ دونوں دعائیں باہم متقابل و متخالف ہیں ہماری ہر آن یہی کوشش اور یہی دعا ہونی چاہیئے کہ ہم پہلی دعا کے نہیں بلکہ دوسری دعا کے مصداق بنیں۔ دوسری دعا نہ صرف ہمارے حق میں بلکہ ہماری اولادوں کے حق میں بھی پوری ہوتی چلی جائے۔ ہمارے دلوں میں اسلام کا درد ہو۔ ہماری زندگیاں دین کی خدمت اور اس کی مدد میں ایسی گزریں جس طرح حضور علیہ السلام کی زندگی گزری۔ اور ہم وہ بن جائیں جو حضور علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اِس پُر اثر خطاب کے بعد ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ نمائندگان اور زائرین شریک ہوئے۔ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مجلسِ مشاورت کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اِس طرح جماعت احمدیہ کی ۴۶ ویں مجلسِ مشاورت جو ۲۶ ر مارچ کو ۴ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی تین روز جاری رہنے کے بعد ۲۸ ر مارچ کو اڑھائی بجے بعد دوپہر کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

مجھے اس بات پر ہے فخر محمودؔ
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے

(کلامِ محمود)

وصایا

ضروری نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضرور بالتفصیل اطلاع دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۶۷۹:۔ میں مہر بی بی بیوہ چوہدری حاکم الدین صاحب قوم جٹ ڈڈرانچ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن لنگے حال محلہ دارالبرکات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائداد مبلغ ۲۱/- روپے حق مہر خاوند سے وصول شدہ ہے پچاس روپے نقد بھی میرے پاس موجود ہیں۔ مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میں بیوہ ہوں اور اپنی لڑکی کے پاس رہتی ہوں نان نفقہ کا خرچ میری لڑکی برداشت کرتی ہے میری ذاتی آمدنی کوئی نہیں ہے اگر کبھی کوئی آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ نشان انگوٹھا مہر بی بی محلہ دارالبرکات عمر حمیدہ بی بی۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا گواہ شد محمد اسلم ایاز دفتر وصیت۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۶۶۸۰:۔ میں حاجن فاطمہ بی بی بیوہ چوہدری محمد دریام صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے کرشے طلائی وزنی چار تولہ ڈنڈیاں طلائی وزنی دو تولہ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ میزان کل وزن سات تولہ کل قیمتی ۸۴۰/- روپیہ ہے حق مہر مبلغ ۳۲/- روپیہ جو اپنے خاوند مرحوم کو معاف کر چکی ہوں اس کے علاوہ میرے پاس ساٹھ روپیہ نقد بھی ہیں اس طرح میری کل جائداد ۹۰۰/- روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کروں گی میری وصیت منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا حاجن فاطمہ بی بی۔ گواہ شد عبدالعزیز مہتمم مقامی ربوہ۔ گواہ شد حاجی شریف احمد پسر موصیہ دارالصدر غربی ربوہ ۱۸/۱/۶۵۔

مثل نمبر ۱۶۶۸۱:۔ میں چوڑاں سمہ بیوہ یوسف نفر قوم جاٹ نائیشہ خانہ داری عمر ۷۶ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۶۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہمارے ملک میں بیوی کا حق مہر نہیں ہوتا میرا زیور تھا لیکن اپنی اولاد کی تعلیم پر صرف کر دیا تھا میرا گزارہ ماہوار الاؤنس پر ہے مجھے اس وقت تحریک جدید کی طرف سے مبلغ ۵۰/- روپے ملتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے جاری ہونی چاہیئے۔ الامۃ نشان انگوٹھا چوڑاں سمہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ گواہ شد۔ محمد عثمان چینی پسر موصیہ ربوہ ۱۵/۲/۶۵

مثل نمبر ۱۶۶۸۲:۔ میں امینہ مبارکہ خانم بنت چوہدری محمد یعقوب خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن غلام محمد آباد مکان نمبر ۶۰/B ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور [illegible] بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائداد فقط ایک گھڑی (رسٹ واچ) ہے جس کی موجودہ قیمت ۹۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی اور جائداد نہیں ہے چونکہ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی اس لئے حق مہر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر میری زندگی میں کوئی جائداد ہوئی یا آمد کی کوئی صورت پیدا ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ ہوگی۔ نیز بوقت وفات اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی الامۃ امۃ مبارکہ خانم گواہ شد محمد یعقوب خان والد موصیہ گواہ شد فضل دین ننگوی وصیت نمبر ۲۵۳۲ لائل پور ۱۵/۲/۶۵۔

مثل نمبر ۱۶۶۸۳:۔ میں محمد خان ولد نواحی دار قوم ہاگرہ پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۸۸ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدن صرف ۱۰/- روپے ہے اس کے علاوہ اس وقت میرے پاس مبلغ ۲۵۰۰/- روپے نقد موجود ہیں اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے میں اپنی ماہوار آمد اور نقد رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد خان ولد نواحی دار گواہ شد۔ غلام احمد سیکرٹری مال چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد۔ شیخ فضل کریم صاحب ولد کرم دین صاحب سرگودہا۔ ۳/۲/۶۵

مثل نمبر ۱۶۶۸۴:۔ میں مولوی محمد علی ولد شاہ محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خادم مسجد عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن ترگڑی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے نقد ساڑھے پانچ سو روپے صرف جس میں سے اڑھائی سو میرے پاس موجود ہیں اور تین سو روپیہ ایک شخص کے پاس امانت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں خادم مسجد ہوں صرف مجھے کھانا ملتا ہے جو ذریعہ آمد کوئی نہیں ہے [illegible] اگر کوئی آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں العبد مولوی محمد علی بقلم خود ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد مبارک احمد ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد محمد افضل منیر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مثل نمبر ۱۶۶۸۵:۔ میں ملک بشارت ربانی ولد ملک عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم ملک کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ والدہ زندہ ہیں۔ اس وقت ماہانہ آمد ۱۷۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہوگی العبد۔ بشارت ربانی گواہ شد محمد اکبر انفل مربی سلسلہ احمدیہ حال گجرات گواہ شد۔ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ گجرات۔

مثل نمبر ۱۶۶۸۶:۔ میں عائشہ بی بی بیوہ مولوی نوردین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے دو عدد طلائی ڈنڈیاں وزنی دس ماشہ قیمت ۱۰۰/- روپے نقد چار ہزار روپیہ ہے۔ میرے خاوند فوت ہو گئے ہیں حق مہر میں نے معاف کر دیا تھا۔ جو ۳۲/- روپے تھا۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ گواہ شد محمود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ ۴/۲/۶۵۔

دعائے مغفرت

مکرم عبدالسلام صاحب طاہر کی پہلی بیوی فاطمہ بیگم بنت میاں محمد حسین صاحب ننگلی حال ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۳/۳/۶۵ کی رات بعارضہ ٹائیفائیڈ وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

رشید احمد بھٹی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

درخواستہائے دُعا

- میری لڑکی زینت جبین عرصہ سے بیمار ہے ۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نظر نہیں آتا ۔

(خاکسارہ امتہ الحفیظ بیگم ۴۰ الف بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور)

- میرے برادر نسبتی مکرمی حاجی مرزا محمد لطیف صاحب ڈہران (سعودی عرب) سے امسال دوبارہ بمع اہل وعیال حج کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں ۔

(خاکسار حافظ مبین الحق شمس ۔ راولپنڈی)

- مولوی فضل دین صاحب مورخہ ۶ ر مارچ کو حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہوئے ہیں ۔ ان کی صحت کچھ خراب رہتی ہے ۔ (محمد شریف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملیانوالہ)

- برادرم خواجہ منظور احمد صاحب آف سرگودھا اور اُن کے فرزند عزیزم ظہور احمد کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ۔ (شیخ عبدالرشید خواجہ آف دھدرانجھا حال سانگلہ ہل)

- موضع حیات پور نزد طالب والا پتن میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے ۔

- میرے والد حضرت حاجی محمد الدین صاحب درویش ایک ماہ سے کثرت بلیشاب کی بیماری میں مبتلا ہیں ۔ اور تکلیف بہت بڑھ گئی ہے ۔ (لطیف احمد عارف ربوہ)

- جماعت احمدیہ جڑانوالہ کی مسجد کا فیصلہ پچھلے سال جماعت کے حق میں ہو گیا تھا ۔ لیکن فریق مخالف نے اس فیصلے کے خلاف نگرانی کر دی تھی ۔

(خاکسار ۔ طالب دُعا عطا محمد امیر جماعت جڑانوالہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں ۔

اعلانِ نکاح

چوہدری عبدالمجید صاحب ولد چوہدری رحمت خاں صاحب ذوروغہ سکنہ دھنڈ کلاں ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کا نکاح شمیم چوہدری بنت چوہدری احمد خاں صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ سے بعوض حق مہر دس ہزار روپے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۶ ر مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک ہو ۔

(خاکسار عبدالخالق چوہدری محلہ دارالرحمت ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس

کلوتھنگ فیکٹری پاکستان ویسٹرن ریلوے مغلپورہ میں "کپڑوں کی تیاری" کے لئے ٹنڈر

۱ ۔ منظم وبڑے اور معروف ٹیلرنگ ٹھیکیداروں سے کلوتھنگ فیکٹری پاکستان ویسٹرن ریلوے مغلپورہ میں کپڑوں کی تیاری کے لئے بند لفافوں میں جن پر واضح طور پر "کپڑوں کی تیاری کیلئے ٹنڈر" تحریر ہو ۔ یکم جولائی ۱۹۶۵ء سے دو سال تک کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں ۔ ریلوے اپنی پاور سیونگ مشینیں سپلائی کرے گا ۔

۲ ۔ ٹنڈر دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور میں ۴ ر مئی ۱۹۶۵ء بروز منگل ۹ بجے صبح سے قبل پہنچ جانے لازمی ہیں ۔ جو حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں اسی روز گیارہ بجے دن کھول لے جائیں گے ۔

۳ ۔ ٹنڈر مقررہ فارموں پر ارسال کئے جائیں ۔ جو دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے ۱/۵ روپے فی سیٹ کے حساب سے (باہر کے سٹیشنوں کے لئے ۵۰ پیسے ڈاک خرچ زائد) بروز منگل ۶ ر اپریل ۱۹۶۵ء سے ۱۰ بجے دن تا ۱۲ بجے دوپہر روزانہ حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔ ٹنڈر ۔ ٹنڈر وصول کرنے کی مقررہ تاریخ کو فروخت نہیں کئے جائیں گے ۔

۴ ۔ ٹنڈر دہندگان کو توجہ خاص طور پر ٹنڈر دستاویزات میں شامل " ٹنڈر کی شرائط " کی طرف دلائی جاتی ہے ۔

سی انور علی پی ۔ آر ۔ ایس

چیف کنٹرولر آف سٹورز

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

۱ ۔ لائسنس یافتہ وائرنگ کنٹریکٹروں سے مجوزہ فارموں پر سربمہر ٹنڈر معہ نمونہ جات مطلوب ہیں ۔ ٹنڈر کے اوپر کام کا نام لکھا ہونا چاہیئے ۔

(۱) لاہور ۔ مغلپورہ کے علاقہ میں ریلوے کی عمارات کے اندر موجودہ وائرنگ پوائنٹس اکھڑوائی اور شیڈول کے مطابق وائرنگ حسب ذیل کے مطابق ہو گی ۔ موجودہ وائرنگ کی اکھڑوائی (اگر ضرورت ہو) اور نئی وائرنگ کے نرخ علیحدہ علیحدہ درج کئے جائیں ۔

گروپ	کیسنگ اینڈ کیپنگ			کنسلڈ کنڈیوٹ					کل
	لائٹ پوائنٹ	فین پوائنٹ	پلگ پوائنٹ	لائٹ پوائنٹ	فین پوائنٹ	پلگ پوائنٹ		بیل پوائنٹ	
						لائٹ	پاور		
ڈی	۳۰۵	۷۳	۷۱						۴۴۹
ای	۳۰۲	۸۰	۷۵						۴۵۷
الف	۲۶۰	۵۸	۵۸						۳۷۶
جی	۲۸۲	۸۵	۴۳	۴۳	۱۸	۱۳	۳	۳	۴۹۰
ایچ	۳۵۰	۱۵۰	–	–	–	–	–	–	۵۰۰

گروپ	ب ۔ حسب ذیل کی فراہمی اور لگوائی لائٹ پنڈنٹ مکمل معہ ضروری ٹوئن کورڈ فلیکسیبل وائر) لیمپ ہولڈرز اور آئی ای سٹینڈرڈ	آؤٹ ڈور واٹر ٹائٹ T F بریکٹس مکمل معہ (جدید ترین ڈیزائن کے) سٹینڈرڈ گلوب اور لیمپ ہولڈرز ۔
ڈی	۱۰۲	۲۴
ای	۱۷۲	۲۳
الف	۱۱۶	۲۵
جی	۱۱۶	۲۲
ایچ	۳۵۰	–

۲ ۔ ٹنڈر فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ الیکٹریکل پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن ۴/۶۵ ۹ کو صبح دس بجے سے پہلے ۵/۔ روپیہ فی فارم کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔

۳ ۔ ٹھیکیداروں کو ہر ٹنڈر کے لئے ۵۰۰/۔ روپے زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا ۔ اور اس کی حاصل شدہ کچی رسید کو ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کی جاری کردہ پکی رسید میں تبدیل کرا لینا ہوگا ۔ پکی رسید ٹنڈر کے ہمراہ بھیجی جائے ۔ ٹنڈر ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر میں پڑے ہوئے بکس میں ۴/۶۵ ۱۰ کو ۱۲ بجے دن سے پیشتر ڈال دیئے جائیں ۔ بنک ڈرافٹ ۔ چیک یا اور کسی صورت میں زربیعانہ قبول نہیں کیا جائیگا ۔ یہ ٹنڈر ۴/۶۵ ۱۰ کو ۱/۲ ۱۲ بجے دن حاضر ہونے کے خواہاں ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے ۔ کام تین ماہ میں مکمل کرنا ہوگا ۔

۴ ۔ مفصل ہدایات ، سپیسی فیکیشن ، قواعد وضوابط ، شیڈول اور پلان وغیرہ کسی بھی کام کے دن دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں ۔ اور ان کی کاپی ۱/۔ روپے جمع ۲/۔ روپے اگر بذریعہ رجسٹری ڈاک مطلوب ہو ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں ۔

۵ ۔ کسی ٹھیکیدار کے ٹنڈر دینے کا مطلب یہ ہوگا ۔ کہ اس نے ان قواعد وضوابط اور سپیسی فیکیشن وغیرہ کو اچھی طرح پڑھ اور سمجھ لیا ہے ۔ اور وہ ان کی پابندی کرے گا ۔ اور یہ کہ اس نے کام کی جگہ / جگہوں کا معائنہ کر لیا ہے ۔

۶ ۔ ریلوے انتظامیہ کسی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کرنے یا مسترد کرنے اور کوئی وجہ بتائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کا حق رکھتی ہے ۔

منظور شدہ اور جدید ترین نمونے اور سپیسی فیکیشن و ڈرائنگ کے مطابق ڈیزائن ٹنڈر کے ساتھ آنے ضروری ہیں ۔ نمونوں کے بغیر موصول ہونے والے ٹنڈر قابل قبول نہ ہوں گے ۔

(سی اے حمید) پی آر ایس

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پی ڈبلیو آر ۔ لاہور

خط وکتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف لکھیں اور رجسٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

رؤیا اور کشوف کی نعمت سے مستقل طور پر بہرہ ور ہونے کے لئے مجاہدہ ضروری ہے

انسان کو چاہیئے کہ بہت دعائیں کرے اور کثرت کے ساتھ درود پڑھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رؤیا و کشوف کی نعمت سے بہرہ ور ہونے کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ ایک دوست جو ہماری جماعت کے ذریعہ ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے مجھے ملنے کے لئے آئے اور انھوں نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا پوچھیں۔ کہنے لگے جب میں پہلے پہل احمدیت کی طرف مائل ہوا تھا تو مجھ پر بڑے بڑے روحانی انکشافات ہوا کرتے تھے، مگر اب وہ بات نہیں رہی۔ میں نے کہا کبھی آپ بازار گئے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کوئی مٹھائی والے کی دکان پر جا کر کھڑا ہوتا ہے تو دکاندار اسے کہتا ہے کہ خان صاحب، یا شاہ صاحب آپ تھوڑی سی ونگی لے لیں۔ چنانچہ وہ تھوڑی سی مٹھائی اسے چکھنے کے لئے دے دیتا ہے اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ مٹھائی چکھے تو خرید لے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی حلوائی کی طرح شروع شروع میں ونگی دیا کرتا ہے جیسے دکاندار کہتا ہے کہ ذرا جلیبیاں چکھ لیں یا لڈو چکھیں اور اگر کوئی ناواقف ہاتھ کھینچے تو وہ کہتا ہے نہیں نہیں یہ میری طرف سے تحفہ ہے۔ یہی کیفیت روحانیت میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص روزانہ دکان پر جا کر کھڑا ہو جائے اور یہ امید رکھے کہ اسے ہر روز ونگی ملتی چلی جائے۔ تو دکاندار سمجھے گا کہ یہ بڑا بے حیا ہے اور وہ اسے چکھنے کے لئے بھی مٹھائی نہیں دے گا۔ اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کو ونگی دیتا ہے اور اس کی ونگی یہی ہوتی ہے کہ کبھی الہام نازل کر دیا یا کشف دکھا دیا یا سچی خواب دکھا دی۔ مگر اس کے بعد انسان کو خود کوشش اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے اگر وہ درود پڑھے تسبیح و تحمید کرے، قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دل کو صاف کر دے تاکہ میں تیری آواز کو سن سکوں تو پھر بعد میں بھی مستقل طور پر یہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جیسے مٹھائی فروش جو پہلے دن صرف ونگی دیتا ہے اگر اس سے دوسرے دن کوئی سو روپیہ کی مٹھائی لے لے۔ تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ مگر جیسے مٹھائی کی عمدگی کا کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا دکاندار اسے ابتداء میں تھوڑی سی مٹھائی چکھاتا ہے اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کا خریدار بن جائے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی کبھی وحی و الہام مفت دے دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے مزے کو چکھ کر بندہ اس کو خریدنے کی کوشش کرے اگر وہ نہیں خریدتا تو خدا تعالیٰ کہتا ہے یہ مفت خور ہے۔ اگر اسے اس چیز کی اہمیت کا احساس ہوتا تو یہ اس کی قیمت بھی ادا کرتا۔ اگر یہ قیمت ادا کرنے کے لئے تیار نہیں تو میں اسے یہ نعمت مستقل طور پر کیوں دوں۔ خدا تعالیٰ کے الہام کی قیمت پیسے نہیں ہوتے بلکہ اس کی قیمت نفس کی قربانی ہوتی ہے اسی طرح دعائیں اور درود اس کی قیمت سمجھے جاتے ہیں۔"

(الفضل ۲۲ رجون ۱۹۵۶ء)

المناک حادثہ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم محمد یحیٰ صاحب سرساوی ابن محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی مرحوم کل مورخہ یکم اپریل کو جھنگ لائل پور روڈ پر بس کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آج بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں نماز جنازہ ہوگی مرحوم ڈاکٹر محمد احمد صاحب سرساوی کے چھوٹے بھائی تھے اور بہت مخلص اور محنتی نوجوان تھے ۳۵ سال کے قریب عمر پائی اس موقع پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جھنگ اور دیگر احباب نے قابل قدر ہمدردی اور مدد فرمائی احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کے چھوٹے چھوٹے بچوں اور دیگر لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو آمین۔

ہمیں اصلاح نفس اور اصلاح خلق کے لئے غیر متزلزل عزم پیدا کرنا چاہئے

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام محترم مولانا ابو العطاء صاحب کا لیکچر

ربوہ۔ مورخہ ۲۵ مارچ بروز جمعرات مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایک خصوصی اجلاس دوپہر بارہ بجے کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مجلس ارشاد کے صدر عطاء المجیب صاحب راشد نے کی۔ تلاوت کے بعد خاکسار معتمد مجلس ارشاد نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیٹر الفرقان و سابق مبلغ بلاد عربیہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

آپ نے سورۃ لقمان کی ایک آیت تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصائح کی تھیں۔ ان پر ہم میں سے ہر فرد کو عمل کرنا چاہیئے خصوصاً طلباء کے لئے یہ نہایت ضروری ہیں۔

یہ نصائح نماز با جماعت، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، صبر اور حوصلہ نیز ایک مضبوط عزم کا پیدا کرنا ہیں۔ آپ نے ان سب امور کی وضاحت کرتے ہوئے خاص طور پر نماز با جماعت اور مضبوط عزم پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے نہایت دل نشین پیرایہ میں واضح فرمایا کہ جو قوم ہلاکت برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں کچل سکتی۔ ہم لوگ جو دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کے دعویدار ہیں ہم کو اصلاح نفس اور اصلاح خلق کے لئے ایک غیر متزلزل عزم پیدا کرنا چاہیئے۔ آپ کی تقریر بڑی موثر تھی اور نہایت توجہ سے سنی گئی۔

تقریر کے بعد قریباً پون گھنٹے تک سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ طلبہ نے مختلف نوعیت کے مذہبی اور دینی سوالات کئے جن کے محترم مولانا صاحب موصوف نے بہت عمدہ پیرایہ میں جواب دیئے۔

(عبد الحمید عابد معتمد مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیز رفیق احمد باجوہ ابن مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کا نکاح مبارکہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ساکنہ بڈھا نہاراں ضلع سیالکوٹ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔

عزیز رفیق احمد باجوہ حضرت چوہدری عبد اللہ خاں صاحب مرحوم ؓ داتا زید کا کے پوتے اور حضرت چوہدری باغ دین صاحب مرحوم ؓ چک ۳۰/۱۱-L ضلع منٹگمری کے نواسے ہیں۔ اسی طرح مبارکہ یاسمین صاحبہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم ؓ بڈھا نہاراں ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور حضرت چوہدری باغ دین صاحب مرحوم ؓ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(خاکسار شہاب الدین باجوہ۔ کوٹ باغ دین۔ سندھ)

ضروری اعلان

کل الفضل کا مسیح موعودؑ نمبر شائع کیا جا رہا ہے جو ۳۲ صفحات پر مشتمل ہوگا اس کی قیمت فی پرچہ پچاس پیسے ہوگی۔

جملہ ایجنٹ حضرات مطلع رہیں

(مینیجر الفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔